روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 28 ستمبر 2010ء 18 شوال 1431 ہجری 28 تبوک 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 200

مواخذہ کا خوف

حضرت عمرؓ نماز میں ان آیات کی بالخصوص تلاوت فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور حشر ونشر کے مضمون پر مشتمل ہوتی تھیں۔ تلاوت کرتے وقت ایسی خشیت اور ہیبت آپؓ پر طاری ہوتی کہ مسلسل روتے جاتے بسا اوقات آپ کی ہچکی بندھ جاتی۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ سورۃ یوسف کی آیات اِنَّمَا اَشْکُوْ پڑھتے ہوئے بعض اوقات آپ پر ایسی قلبی رقت طاری ہوتی کہ رونے کی آواز پچھلی صفوں میں سنی جاتی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب اذا بکی الامام فی الصلوٰۃ)

ایمان میں بڑھنے، توحید کے قیام واستحکام اور ہدایت کے راستوں پر چلنے کیلئے ہر قربانی کے عہد کو پورا کرنے کی تلقین

جماعت احمدیہ اللہ کے فضل سے ہر دن ایک نئی شان سے اپنی ترقی کو طلوع ہوتا دیکھتی ہے

نمازوں میں بہت دعا کرو تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 ستمبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج خدام الاحمدیہ یوکے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے حضور انور نے 28 سال قبل ربوہ میں ہونے والے اجتماعات کی منظر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ یوکے کے اجتماع نے مجھے بچپن اور جوانی کے اجتماعات کی یادیں دلا دیں۔ وہ جنہیں پاکستان میں اپنے اس حق سے بھی محروم کر دیا گیا کہ وہ اپنی اصلاح، تربیت اور خدا اور اس کے رسولؐ کے ذکر کے لئے جمع ہو کر اجتماع کا انعقاد کر سکیں انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کیلئے نہیں ہیں۔ پس صبر واستقامت اور دعا سے کام لیتے چلے جائیں۔ حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

حضور انور نے قرآن کریم میں بیان اصحاب کہف کی مثال تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی اور فرمایا کہ یہ نمونہ ہے ہمارے سامنے ان ایمان لانے والوں کا جن کے سامنے اسوہ کا وہ معیار نہیں تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے اپنے فضل سے اپنے پیارے نبی ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کے ذریعہ رکھا ہے۔ پس یہ اسوہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم توحید کے قیام واستحکام اور ہدایت کے راستوں پر چلنے کیلئے جان مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے عہد کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے پورا کرتے چلے جائیں۔ کوئی ابتلاء، دنیاوی لالچ ہمیں اپنے عہد کو نبھانے اور پورا کرنے میں روک نہ بن سکے۔

حضور انور نے پاکستان اور عرب ممالک میں رہنے والے احمدیوں کے حالات اور بعض مشکلات کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ دن خدا کے فضل سے بدلنے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ بدلتے ہیں اور ضرور بدلیں گے۔ یہ قربانیاں اللہ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ہمیں کامیابیوں اور فتوحات کے قریب تر کرتی چلی جا رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ، ہر دن ایک نئی شان سے اپنی ترقی کو طلوع ہوتا دیکھتی ہے۔ حضور انور نے گزشتہ دنوں اپنے دورہ آئرلینڈ کا ذکر فرمایا کہ وہاں ایک بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور ایک ریسپشن کا اہتمام کیا گیا جس میں ایک سو کے قریب ملک کی بڑی بڑی سیاسی، مذہبی اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی پڑھی لکھی شخصیات نے شرکت کی، ان سب کے سامنے دین حق کی خوبصورت تعلیم اور حضرت مسیح موعود کا پیغام بھی پہنچانے کی توفیق ملی اور وہاں کے الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ فرمایا کہ اگر ایک طرف جماعت احمدیہ کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے تو دوسری طرف دعوت الی اللہ کے راستے بھی اللہ تعالیٰ کھول رہا ہے۔

حضور انور نے سورۃ انفال کی ایک آیت بیان کر کے فرمایا کہ اس میں مومن کی نشانیاں بیان ہوئی ہیں کہ وہ ابتلاؤں میں بھی اور کشائش میں بھی اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے، ایک مومن کا ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے، دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو، خدا تعالیٰ کی رضا اس کے احکامات پر عمل کر کے حاصل ہوتی ہے، حقیقی مومن کی ایک نشانی نمازوں کا قیام ہے۔ فرمایا کہ اجتماعات میں اور ان کے بعد بھی ہر خادم اور ہر احمدی کو اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ڈیوٹی والے خدام بھی نمازوں کا اہتمام کریں، ڈیوٹی کے بہانے سے نمازیں ضائع نہ ہوں۔ حضور انور نے پاکستان میں بیوت الذکر میں ڈیوٹیاں دینے والے خدام کی خدمات کو سراہا۔ فرمایا حقیقت میں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کیلئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے اجتماع میں شامل یو۔کے کے خدام کو فرمایا کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اپنے اندر مستقل طور پر پاک تبدیلی پیدا کریں، تقویٰ اور عبادتوں کے معیار بڑھائیں، مغرب کی بیہودہ کشش آپ کو اپنی طرف راغب کرنے والی نہ بن جائے اور احمدیت کا پیغام ہر جگہ پہنچانے کے لئے بھرپور کردار ادا کریں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اے میری جماعت خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو، پاک دل ہو جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ، بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ۔ نمازوں میں بہت دعا کرو تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

توسیع تاریخ مقابلہ مقالہ نویسی

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے انصار خدام، اطفال، لجنات و ناصرات کے درمیان مقابلہ مضمون نویسی 10-2009 کے مقالہ جات جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2010ء تھی۔ اس میں پندرہ یوم کی توسیع کی جا رہی ہے۔ اب مقالہ جات جمع کروانے کی آخری تاریخ 15/اکتوبر 2010ء ہوگی۔ مقالہ تحریر کرنے والے انصار، خدام، اطفال، لجنہ ناصرات اس تبدیلی کو نوٹ فرما لیں اور اپنے اپنے مقالہ جات 15/اکتوبر 2010ء تک قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کو بھجوا دیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

دارالضیافت میں خالی آسامیاں

دارالضیافت میں درجہ چہارم کی کچھ آسامیاں خالی ہیں۔ تجربہ کار میٹرک پاس نوجوان جن کی عمر 25 سے 30 سال تک ہو۔ اپنے تجربہ کی اسناد اور اپنی تحریر کردہ درخواست کے ساتھ جس پر اپنے صدر صاحب / امیر صاحب جماعت کی سفارش بھی ہو مورخہ 5/اکتوبر 2010ء کو بوقت 9:00 بجے صبح انٹرویو کیلئے دارالضیافت تشریف لاویں۔

(نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ)

مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب

جسم میں پانی کی کمی اور ORS کی افادیت

بچوں اور بڑوں میں اسہال اور قے کی صورت میں ادویات وغیرہ کے ساتھ ساتھ سب سے اہم کام جسم سے پانی اور نمکیات یعنی سوڈیم Na، پوٹاشیم K اور کلورائیڈ Cl کی کمی کو دور کرنا ہوتا ہے جس کی اہمیت کو بار بار بیان کرنے اور اس کی اخبارات اور میڈیا میں بہت زیادہ تشہیر کے باوجود مریض اور اس کے گھر والے اکثر فراموش کر دیتے ہیں اور بعض اوقات معالجین بھی مرض کی تشخیص اور اچھی ادویات دینے کے ساتھ اس مسئلہ کو کماحقہٗ مریض اور گھر والوں کو زور دے کر بیان نہیں کرتے کیونکہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بارے میں اتنی تعلیم اور تشہیر کے بعد ہر شخص جانتا ہی ہوگا۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ ہمارے مشاہدے میں آیا ہے کہ ادویات وغیرہ کے بارے میں تو معالج کی ہدایات پر عمل کیا جاتا ہے جبکہ پانی کی کمی کے حوالے سے ہدایات پر سختی سے عمل نہیں کیا جاتا۔

پانی اور نمکیات کی کمی دور کرنے کے لئے سب سے مؤثر اور آسان طریقہ (Oral Rehydration Solution) یا ORS کا استعمال ہے جو کہ پاؤڈر کی شکل میں چھوٹے ساشے میں بازار میں ہر میڈیکل اور تقریباً تمام جنرل سٹورز پر بھی دستیاب ہے۔ اس میں Cl,Na اور K ایک مخصوص نسبت سے موجود ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ گلوکوز (Glucose) بھی ہوتا ہے جو کہ ان نمکیات کے انتڑیوں سے خون میں جذب ہونے میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ اس کے ذائقہ کو بھی بہتر کرتا ہے۔ ایک ساشے سے چار گلاس یا ایک لٹر Fluid تیار ہوتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس کی تیاری کے لئے ابلا ہوا پانی استعمال کرنا لازمی ہے۔

بچوں کو ORS دینے میں ایک شکایت بہت عام ہے کہ بچہ ORS نہیں پیتا جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بیماری میں منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ بہرحال اس کے حل کے لئے مختلف Flavour میں ORS دستیاب ہے جیسے اورنج (Orange) یا لیموں (Lemon) وغیرہ کے ذائقے ہیں اس کے علاوہ ORS کو میٹھے مشروبات وغیرہ اور دودھ میں ڈال کر بھی دیا جاسکتا ہے۔ آجکل عام ORS کے علاوہ Rice water والے اور Low Osmolality والے ORS بھی دستیاب ہیں جو کہ پانی کی کمی کے ساتھ ساتھ اسہال کو درست کرنے میں مدد دیتے ہیں لیکن ان کو معالج کے مشورے سے استعمال کرنا چاہئے۔

اگر کسی جگہ پر یا کسی وقت کسی وجہ سے ORS دستیاب نہ ہو تو اس کا متبادل تیار کرنے کے لئے 4 گلاس ابلے ہوئے پانی میں چار چمچ چینی اور آدھا چمچ عام نمک NaCl ڈالیں اور K کے لئے ایک عام سائز کا لیموں کا رس اس میں شامل کر دیں۔

پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے ORS کے علاوہ مختلف مشروبات اور جوس بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں لیکن ذیل میں دیئے گئے موازنے سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ORS کے مقابلے میں ان میں توانائی اور نمکیات کی کیا مقدار ہے۔

FLUID	Na	K	Cl	KCal/Litre
ORS	90	20	80	54
PEPSI	6.5	0.8	--	400
7-UP	7.5	0.2	--	320
Apple Juice	0.4	26	--	480
Orange Juice	0.2	49	--	400
Breast Milk	22	36	28	670

آخر میں ORS کے بارے میں صرف اتنا عرض ہے کہ World Health Organization کے اعداد و شمار کے مطابق یہ میڈکل کی ان چند ایجادات میں سرفہرست ہے کہ جن سے انسانی زندگیوں کو بچانے میں مدد ملی۔ اس لئے اس کی اہمیت کو ہرگز نظرانداز نہ کریں۔

گھر سے نکلنے کی دعا

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے **بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ** تو شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تیرے لئے یہ (دعا) کافی ہے۔ تجھے ہدایت دی گئی اور تو بچایا گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج من بیتہ حدیث نمبر:3348)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر توکل کیا۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت یا نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی جہالت کی جائے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3349)

ہمیں اک ڈور میں باندھا ہوا ہے

مرے دشمن نہ ڈر ہم سے
محبت نام ہے اپنا
ہمیں کچھ اور آتا ہی نہیں ہے
فقط یہ کام ہے اپنا
ہمارا ایک مرشد پیر ہے جس نے
کڑے کوسوں کی دُوری سے
ہمیں اک ڈور میں باندھا ہوا ہے
کبھی جو موجِ خوں سر سے گزر جائے
اُسے پوچھیں
کہ کیوں نہ ہم بھی ہر حد سے گزر جائیں
وہ کہتا ہے
کہ آدھی رات کو اٹھ کر
خدا کے سامنے رونے میں
ہر حد سے گزر جاؤ
کبھی پوچھیں
کہ ہم سو سال سے عہد ستم میں جیتے جیتے
تھک گئے ہیں
تو کیوں نہ اب اٹھائیں ہاتھ
اور دستِ ستم پیشہ جھٹک ڈالیں
وہ کہتا ہے اٹھاؤ ہاتھ
اور حرفِ دعا کہہ لو
مگر اللہ کی خاطر
ہر اک جور و ستم سہہ لو
سو اے دشمن! محبت نام ہے اپنا
ہمیں تو اور کچھ آتا نہیں ہے
نہ ڈر ہم سے مگر اللہ سے اللہ سے

مبشر احمد محمود

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور احکامات الٰہیہ کی پاسداری کے پاک نمونوں کی روشنی میں احباب کو نصائح

اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے اور دعاؤں کی قبولیت سے حصہ لینے کے لئے خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی دعاؤں، عبادتوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کریں جس کا تسلسل کبھی ختم نہ ہو

سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کی دعا کرے

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اپنی خارق عادت قدرت کا جلوہ دکھائے

پاکستان اور پاکستان کے احمدیوں کے بارہ میں خاص طور پر دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/اگست 2010ء بمطابق 13/ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کی آیت 187 تلاوت کی اور فرمایا:

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مبنی آیت روزوں کے حکم اور ان کی تفصیلات کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا عبد بننا اور دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ دیکھنا یہ ایک مجاہدہ کو چاہتا ہے اور رمضان کے روزے بھی ایک مجاہدہ ہیں جو اس کا ادراک حاصل کرتے ہوئے ایک مومن کو رکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھتے ہوئے رکھنے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں نہ کہ صرف فاقہ۔ اور یہ کہ اس کے لوازمات کیا ہیں؟ ان کا بھی پوری طرح علم ہونا چاہئے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا روزے ایک مجاہدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کو نہ کسی کے فاقہ زدہ رہنے سے غرض ہے نہ ظاہری عبادتوں سے غرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جیسا کہ ہم نے دیکھا پکارنے والے کی پکار کا جواب دینے کو مشروط کیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ جو بھی مجھے پکارے، مَیں فوراً اس کا جواب دینے کے لئے بیٹھا ہوں مَیں جواب دوں گا چاہے جیسا بھی اس کا عمل ہو، جیسی بھی اس کی حالت ہو۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ۔ پس اگر یہ میرے بندے دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہیں تو پہلے اُن کا فرض ہے کہ میری بات کو سن کر اس پر لبیک کہیں اور دوسری بات یہ کہ وَلْيُؤْمِنُوْا بِی مجھ پر ایمان لائیں۔ یہ حکم (۔) کے لئے ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ پر ایمان لائیں۔ اپنے ایمان کو پختہ کریں اپنے ایمان میں ترقی پیدا کریں۔ کیونکہ ایمان صرف ایک دفعہ کا خالی خولی اقرار نہیں ہے بلکہ اس میں ترقی کی طرف قدم بڑھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے اور جب ایسی حالت ہوگی تبھی کوئی شخص ہدایت پانے والا بھی کہلائے گا اور وہ مقام بھی حاصل ہوگا جو ایک حقیقی مومن کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا ہے کہ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی نیکی اور ہدایت کی طرف قدم بڑھتے چلے جائیں اور ہدایت میں کاملیت کی تلاش رہے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ باتیں جن پر لبیک کہنا ہے اور جن سے خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں بڑھنا ہے ان کا پتہ کہاں سے ملے گا؟ اس کا پتہ دینے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم دی ہے جو تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع میں فرما دیا کہ (۔) (سورۃ البقرہ آیت :3) یہی کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ ہدایت کے متلاشی ہیں، جو لوگ خدا تعالیٰ پر اپنا ایمان مضبوط کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ نیکیوں کی انتہا کو چھونا چاہتے ہیں، جو لوگ ان دعاؤں کی قبولیت کو چاہتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں، ان کے لئے کوئی راستہ نہیں مگر یہ کامل کتاب جو کامل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے کے لئے، دعاؤں کی قبولیت سے حصہ لینے کے لئے اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اب اور کوئی راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کے ان احکامات پر عمل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ جس کے راستے ہمیں قرآن کریم پڑھنے سے ہی ملیں گے اور جس کے نمونے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ہی ملیں گے۔

اصل میں تو قرآن کریم کی عملی تصویر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جس کی طرف ہدایت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو فرمایا ہے کہ (۔) (سورۃ الاحزاب: 22)۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ اور اُسوہ حسنہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کے ملنے کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔ پس یوم آخرت پر ایمان اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہے جب اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اپنانے کی کوشش کی جائے اور یہ اُسوہ اپنانا بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہے جو میں نے پہلے آیت تلاوت کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ (۔) اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں، اگر وہ میرے بندے ہیں، مومن ہیں تو یقیناً وہ تجھ سے ہی اے رسول! میرے بارہ میں سوال کریں گے۔ کیونکہ سوال اس سے کیا جاتا ہے جو اس راہ کا جاننے والا ہو جس کا پتہ پوچھا جا رہا ہے۔ جو اس میدان کا کھلاڑی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے، جانے کی خواہش رکھنے والے ہی اس سے پوچھنے کی کوشش کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص رسول اور پیارا فرمایا ہے۔ جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے بھی اس کی پیروی کرنی ضروری ہے۔ ایک (۔) ایک مومن تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی اور سے راستہ پوچھے یا کسی اور کو اپنے لئے اُسوہ سمجھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے علاوہ مؤمنین کے لئے، ہمارے لئے، ہم جو اس زمانے میں رہنے والے ہیں، ان کے لئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اسوہ ہو سکتا ہے۔ تو آپؐ کے اصحاب ہیں جنہوں نے آپؐ کی کامل پیروی کی اور یا پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کا عاشق صادق ہے جس نے ہمیں قرآن کریم کے احکامات سمجھنے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کے نئے اسلوب سکھائے ہیں۔ پس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اُسوہ قائم کرنے والے ہیں ان سب کا مرکز اور سرچشمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عبد کامل ہیں اور قیامت تک کوئی ایسا عبد کامل پیدا نہیں ہو سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار کا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ اِس عبد کامل کو فرماتا ہے کہ جو بندے میرا قرب حاصل کرنے کے لئے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے تیرے ارد گرد جمع ہو گئے ہیں اور میرے بارہ میں پوچھتے ہیں کہ میں کہاں ہوں؟ تو انہیں بتا دے کہ اِنِّیْ قَرِیْب کہ مَیں قریب ہوں۔ لیکن اس قرب کو پانے کے لئے بھی معرفت کی نظر چاہئے۔ نظر میں وہ تیزی چاہئے جس سے مَیں نظر آؤں اور یہ معرفت اور نظر کی تیزی حاصل کرنے کے لئے بھی میرے پیارے کے اُسوہ کی طرف دیکھو۔ کیونکہ وہی ہے جو کامل طور پر میری تعلیم پر عمل کرنے والا ہے۔ جنہوں نے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھ کر اس پر عمل کیا، جنہوں نے سچا عشق رسول دکھایا وہ باخدا بن کر حقیقی عبد بن گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھے۔ انہوں نے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ (۔) کا مزا چکھا۔ انہوں نے اپنی دعاؤں کے جواب سنے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے دیکھے۔ پس آج بھی سوال کرنے والوں کے لئے وہی جواب ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھا۔ آج بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اُسی طرح زندہ ہے جس طرح ہمیشہ سے زندہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ پس اگر ضرورت ہے تو ان احکامات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ضرورت ہے تو اس کے رسول کے اُسوہ اور تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اس اُسوہ کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دیکھتے رہنا چاہئے تا کہ ہمارے نیکیوں کے معیار بڑھیں، تا کہ ہم اپنی خامیوں پر نظر رکھ سکیں، تا کہ ہمارا خدا تعالیٰ پر ایمان پختہ ہو، تا کہ ہم دعاؤں کے فلسفے کو سمجھ سکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے عمل اور اُسوہ سے ہماری تربیت اور رہنمائی فرمائی ہے وہاں مومنین کو نصائح بھی فرمائی ہیں۔

رمضان اللہ تعالیٰ کا قرب پانے، عبادات کو بجالانے فسق وفجور سے بچنے اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کا مہینہ تو ہے ہی اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ تو ہے ہی۔ اس میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کئی سو گنا بڑھ جایا کرتا تھا۔ مثلاً صدقہ وخیرات کے ادا کرنے میں آپ بے انتہا سخی تھے۔ عام حالات میں بھی تھے جس کا کوئی عام انسان مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن احادیث میں آتا ہے کہ رمضان میں آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان حدیث نمبر 1902)

اسی طرح عبادات اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکامات پر عمل کا حال ہے۔ یہ جو مَیں نے کہا اور اکثر کہا جاتا ہے کہ آپ کے عمل تک عام انسان نہیں پہنچ سکتا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کے اُسوہ کی پیروی کرو۔ اس سے قطعاً یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ جب اس مقام تک پہنچنا نہیں تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اسوہ کیسا؟ یہ مضمون بھی حضرت مسیح موعود نے بڑا کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی استعدادیں رکھی ہیں۔ جس کی جس قدر استعداد ہے اسے اس کو استعمال میں لانے کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ جو ہر ایک کی طاقت اور استعداد کو جانتا ہے، جو انسان کی استعداد سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتا اس نے یہ فرمایا ہے کہ یہ اُسوہ تمہارے سامنے ہے تم نے اس کی پیروی کرنی ہے۔ اس پیروی کی وجہ سے تمہاری استعدادوں کے مطابق تمہیں اس کا اجر ملے گا اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ استعدادوں کی تعیین کرنا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس انسان میں کتنی استعداد ہے۔ انسان کا کام ہے کہ اپنی کوشش کی انتہا کر دے اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ انسان کا کام، ایک مومن کا کام جہاد کرنا ہے اور جہاد کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کرنا کسی کام میں پورے شوق اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہوئے جُت جانا۔ اس حد تک کوشش کرنا کہ انسان تھک کر چور ہو جائے۔ یہی جہاد کے معنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ (۔) (العنکبوت:70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف آنے کے طریق بتائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جَاهَدُوْا کا لفظ استعمال فرما کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک انسان کو جو ایمان میں بڑھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے جہاد کی ضرورت ہے۔ ایسی کوشش کی ضرورت ہے جو مسلسل ہو اور اسے تھکا کر چور کر دے۔ جب ایسی کوشش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑھ کر ایسے انسان کو گلے لگا لیتا ہے۔ حکم تو یہ فرمایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفت کریمی یہ ہے کہ بے شک یہ حکم تو دیا ہے کہ مجھ تک پہنچنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرو لیکن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ ان مومنوں کو بتا دے کہ جب وہ ایک قدم میری طرف بڑھتے ہیں تو مَیں دو قدم بڑھتا ہوں۔ جب وہ چل کر آتے ہیں تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔ پس انسان کی کوششیں تو نام کی کوششیں ہیں۔ ہمارا پیارا خدا تو ایسا دیالو خدا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ میرے بندے نے فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ یعنی میری بات پر لبیک کہنے پر عمل کرتے ہوئے قرب پانے کے لئے پہلا ہی قدم اٹھایا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے یہ فاصلہ کم کرتا چلا جاتا ہے اور ایک کمزور انسان اور عبدرحمان بننے کے خواہش مند کو سینے سے لگا لیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف آنے والے بندے کو پا کر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو ایک ماں کو اپنے گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب۔باب رحمة الوالد وتقبیله ومعانقته حدیث نمبر 5999)

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے ہیں ورنہ ایک عاجز انسان کی کیا کوشش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ہی ہے جو اسے اپنے قریب لے آتی ہے۔ بہرحال مَیں واپس اپنی بات کی طرف آتا ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ جو خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی ایک کامل تصویر تھے رمضان میں تو اس کے غیر معمولی نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن عام حالات میں بھی آپ کی عبادتوں، اخلاق فاضلہ اور حقوق کی ادائیگی کی وہ مثالیں نظر آتی ہیں جو کسی انسان میں نہیں ہو سکتیں۔ آپ کی عبادت کے معیار اور دوسری باتوں کی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔

ایک روایت ہے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گر جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم کا ایک حصہ شدید زخمی ہو گیا۔ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن اس حالت میں بھی نماز باجماعت کا ناغہ نہیں کیا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب اذا عاد مریضاً فحضرت الصلاة فصلی بهم جماعة حدیث نمبر 5658)

پھر غزوۂ احد میں جب لوہے کی کڑیاں آپ کے رخسار مبارک میں ٹوٹنے کی وجہ سے آپ انتہائی زخمی تھے اور تکلیف کی حالت میں تھے تو اس دن بھی جب اذان کی آواز سنی تو اسی طرح نماز کے لئے تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لایا کرتے تھے۔

(ماخوذ از شروح الحرب ترجمہ اردو فتوح العرب از محمد بن عمر واقدی مترجم مولوی ممتاز بیگ صفحہ 387 تا 390 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

پھر حضرت عائشہؓ نے آپ کی نمازوں کا، نوافل کا نقشہ کھینچا ہے کہ نماز کی ہر حالت کی لمبائی اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

پس یہ عبد کامل تھا جس نے عبادت کا ایک حسین اُسوہ قائم فرمایا۔ جس نے صحابہ کی

عبادتوں میں بھی حسن پیدا کر دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بات پر لبیک کہیں، تبھی مَیں اپنے قرب کا پتہ دے سکتا ہوں تو اس کا سب سے پہلا اور اہم اور بنیادی مرحلہ جس سے گزرنا ضروری ہے وہ اپنی عبادت میں طاق ہونا ہے۔ اور یہ عبادت صرف آج کل ہم نے رمضان کی وجہ سے ہی ایک خاص ذوق اور شوق سے نہیں بجالانی بلکہ جیسا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ عام دنوں میں بھی، عام حالات میں بھی، بلکہ بیماری اور جنگ کی وجہ سے زخمی حالت میں بھی آپ ﷺ حق بندگی ادا کرتے ہوئے اپنی باجماعت نمازوں کو نہیں بھولے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ مومن کی نشانی یہ ہے کہ (۔)(البقرۃ:04) کہ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نماز کے اوقات میں جمع ہوتے ہیں۔ تو وہ کامل انسان جس سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا تھا کہ (۔)(الانعام:163) اے نبی! تو اعلان کر دے کہ میری نمازیں اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے تو وہ اس بات کو کس طرح برداشت کر سکتا تھا کہ کسی بھی حالت میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے سرِمُو رُوگردانی کی جائے یا اسے ٹالا جائے۔ بلکہ آپ تو اپنی آخری بیماری میں بھی جب کمزوری کی انتہا تھی اور چلا نہیں جاتا تھا تو سہارے سے مسجد میں تشریف لائے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ حدیث نمبر 664)

پس یہ سب کچھ آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے کی وجہ سے تھا۔ پس ایمان میں بڑھنے کی اور عمل کی معراج بھی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب محبت کی بھی انتہا ہو۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محبت کی انتہا کا نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ تم جو سوال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کو اس محبوب کے عمل میں دیکھو۔ میرے حقیقی عبد بننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو پھر مجھے اپنے قرب میں دیکھو گے۔

اگر صرف رمضان میں ہی اپنی (۔) آباد کیں اور پھر مجھے بھول گئے یا آج جو مشکل کے دن تم پر آئے ہوئے ہیں تو اس میں (۔) میں آنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہو اور حالات ٹھیک ہونے پر مجھے بھول گئے یا وقت گزرنے پر مجھے بھول گئے تو یہ میری بات پر لبیک کہنا نہیں ہے۔ یہ تو اپنی غرض کو پورا کرنا ہے۔ میری بات پر لبیک کہنا تو تب ہو گا جب یہ حالات، یہ جذباتی کیفیت، یہ مشکل وقت، رمضان کا یہ عمومی روحانی ماحول ختم بھی ہو جائے گا تو تب بھی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادتوں اور اپنے عمل کو میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مستقل طور پر بجالانے کی کوشش کرو گے۔

جیسا کہ میں نے کہا حالات کی وجہ سے عبادت کی طرف توجہ ہے۔ آج کل پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں اس نے پوری دنیائے احمدیت کو عبادت کے معیار بہتر بنانے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کی طرف مائل کیا ہے۔ کئی لوگوں کو دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے تسلی بھی دلائی گئی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا مشاہدہ کر لیا۔ پاکستان میں احمدیوں پر سخت حالات اور اس کے بعد جو جلسوں نے اس کیفیت کو ابھی تک جاری رکھا ہوا ہے۔ اور پھر اب رمضان آ گیا ہے۔ یہ دعاؤں کا، دعاؤں کی قبولیت کا، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک مہینہ ہے۔ اس میں جہاں یہ کوشش اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ یہ حالت اب ہم میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے۔ رمضان ختم ہونے اور وقت گزرنے کے ساتھ آہستہ آہستہ کہیں ہم پھر اپنی کمزوری کی طرف نہ چلے جائیں۔ احمدیوں کو یہ احساس بھی ہے کہ جلسوں نے جو کیفیت جاری رکھی ہے اب رمضان آنے سے اس میں مزید جلا پیدا ہو گی اور اس کے لئے دعا کے لئے لکھتے بھی ہیں۔ لیکن یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ یہ عارضی تبدیلی نہ ہو بلکہ مستقل نوعیت کی تبدیلی ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرتے چلے جائیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی دعاؤں، عبادتوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کریں جس کا تسلسل کبھی ختم نہ ہو۔ ہماری عبادتوں کے معیار اونچے ہوتے چلے جائیں۔ ہمارے تقویٰ کے معیار اونچے ہوتے چلے جائیں۔ اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ جو طریق بتایا ہے وہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزیہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے لئے ہوتی ہیں اسے مانگنی بھی نہیں پڑتیں“۔ فرمایا کہ ”بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 617 جدید ایڈیشن ربوہ)

آپ فرماتے ہیں کہ یہ دعا بہت مشکل دعا ہے اور اس کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اصل دعا یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ پس یہ دعا ہے جو اصل ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے تبھی وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ میری بات پر لبیک کہو۔ جیسا کہ میں نے کہا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بھرا پڑا ہے۔ ان پر عمل ہو گا تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں۔ تمام کا بیان تو ایک مجلس میں ہو نہیں سکتا۔ رمضان کے مہینے میں جب تلاوت کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوتی ہے، قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، درس وغیرہ سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے تو ان میں ان احکامات پر غور کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا۔ آپ کی عبادت کے بارہ میں تو ایک ہلکی سی جھلک میں نے دکھائی کہ کیا معیار تھا؟ اب آپ کے اُسوہ کے چند اور نمونے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔)(بنی اسرائیل:35) اور اپنے عہد پورے کرو، یقیناً عہد کے بارہ میں جواب طلبی ہو گی۔ اب اس میں کس حد تک آپؐ پابندی فرماتے تھے۔

ایک روایت میں حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ میرے بدر کی جنگ میں شامل ہونے میں یہی روک ہوئی کہ مَیں اور میرا ساتھی ابوسہل گھر سے نکلے۔ راستے میں کفار قریش نے ہمیں پکڑ لیا اور پوچھا تم محمدؐ کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم مدینہ جا رہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شامل نہیں ہوں گے۔ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو۔ ہم دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد حدیث نمبر 4639)

فرمایا کہ تم جاؤ اپنا عہد پورا کرو۔ گو ہمیں ضرورت تو ہے لیکن ہم اب دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کا اعلیٰ معیار ہے۔ بدر کی جنگ میں ایک ایک فرد کی مدد کی ضرورت تھی۔ کفار کا لاؤ لشکر جو ہر طرح سے لیس تھا، اس کے مقابلہ پر دیکھا جائے تو مسلمانوں کی حیثیت نہتوں جیسی تھی۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ تم عہد کر چکے ہو پس یہ عہد پورا کرو۔ میں دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہوں گا اور پھر دنیا نے یہ نظارہ دیکھا اور تاریخ نے اسے محفوظ کر لیا اور دشمن بھی آپ کے اس عہد کے معترف ہیں، لیکن اس عبد کامل کو جس کو پہلے بھی اپنے خدا پر بھروسہ تھا اور وہ خدا جو اس عبد کامل کے ہر وقت قریب رہتا تھا اس نے کس طرح اپنی قربت کا نشان دکھایا کہ آپ ﷺ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے نہتوں اور کمزوروں کو طاقتوروں اور لاؤ لشکر سے لیس فوج پر نہ صرف غلبہ عطا کر دیا بلکہ ایسا غلبہ عطا فرمایا جو واضح غلبہ تھا۔ جس یقین سے آپ نے فرمایا تھا کہ میں دعا سے خدا تعالیٰ کی مدد چاہوں گا اس یقین کو سچے وعدوں والے خدا نے پورا فرمایا اور صحابہ

کے ایمان کو مزید مضبوط کیا اور دشمن پر ہیبت طاری فرمائی۔

ایک عورت نے فتح مکہ کے موقع پر دشمن کو پناہ دینے کا وعدہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ ہانی! جسے تُو نے پناہ دی، اسے ہم نے پناہ دی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفاً بہ حدیث نمبر357)

پس ایک مومنہ کے زبان دینے کا آپ نے اس قدر پاس کیا کہ باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ جیسے لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی، آپؐ نے جو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے آئے تھے فرمایا کہ اپنے وعدے کا پاس کرو اور کیونکہ تم نے وعدہ کر لیا ہے اس لئے ہم بھی تمہارے وعدے کا پاس کرتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں، آج کل کے معاشرے میں، ذرا ذرا سی بات پر عہد شکنیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہوتا ہے۔ غیروں میں تو خیر بہت زیادہ ہے لیکن جماعت میں بھی ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض اوقات جھوٹ کا بھی سہارا لیا جاتا ہے۔ جب مقدمے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں یا معاملات پیش کئے جاتے ہیں، تو ایک عہد شکنی ہو رہی ہوتی ہے اور دوسرے جھوٹ بھی بولا جا رہا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبدیت سے ویسے ہی نکال دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے جھوٹ اور شرک کو جمع کر کے یہ واضح فرما دیا کہ جھوٹ اور شرک برابر ہیں جیسا کہ فرماتا ہے۔ (۔) (الحج: 31)۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''قرآن شریف میں جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (۔) (الحج: 31)۔ فرمایا دیکھو! یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 266 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس جب انسان اپنے معاملات میں جھوٹ شامل کر لیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ ایسے شخص کو شرک کرنے والے کے برابر ٹھہراتا ہے۔ اور شرک کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی عبدیت کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چھوٹی موٹی غلط بیانی جو ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔ یہ جھوٹ کے زمرہ میں نہیں آتا، حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات دوسروں کو بتاتا پھرے۔

پس اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے یہ باریکیاں ہیں جن کو اختیار کرنے کا حکم ہے۔ یہ باتیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ہم سے لبیک کہلوانا چاہتا ہے اور یہی چیز ہے جو ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عبد بناتی ہے۔

روزہ کے حوالے سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پھر ایک روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ اس ڈھال کو جھوٹ اور غیبت کے ذریعے نہیں پھاڑتا۔

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف الصاد حدیث نمبر 5197 جز اول و دوم صفحہ 320 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)

کیونکہ روزہ تو ایک مومن رکھتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو ایمان تو ختم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھا جاتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو خدا تعالیٰ تو بیچ میں سے نکل گیا۔ تب تو شرک پیدا ہو گیا۔ اس لئے روزہ بھی ختم ہو گیا۔ یہ تو خاص روزے کے حالات کے لئے ہے۔ لیکن عام حالات میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ پس اس رمضان میں اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی بعض کمزوریوں کا جائزہ لے کر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکتے ہیں۔ ایمان میں مضبوطی کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنے والے بن سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اِنِّیْ قَرِیْب کی آواز کو سن سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے حقوق کے بارے میں بڑی تفصیل سے بتایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں اس کی بہت تفصیل نظر آتی ہے، اس کی باریکیاں نظر آتی ہیں۔ مثلاً ایک حق ہے صلہ رحمی کا۔ یہ حق بعض لوگ نظر انداز کر جاتے ہیں۔ مثلاً رحمی رشتوں کی ادائیگی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور ہر نکاح پر ایک آیت پڑھی جاتی ہے۔ لیکن اس کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ حالانکہ رحمی رشتے جو آپس میں قائم ہوتے ہیں وہ تو دونوں طرف کے رشتے ہیں۔ لڑکے کی طرف کے بھی، لڑکی کی طرف کے بھی۔ اگر ان کا حق ادا کیا جائے تو بہت سارے مسائل جو رشتوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ پیدا نہ ہوں جن کی تعداد اب بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آج کل بعض رشتوں میں دراڑوں کی بہت بڑی وجہ یہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ صرف رحمی رشتوں کا پاس فرمایا کرتے تھے بلکہ رضاعی رشتوں کا بھی بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ پس یہ اُسوہ آج کل کے فساد کو ختم کرنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے میں آج کل بہت بڑی وجہ بنی ہوئی ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک دوسرے کے رشتوں کی قدر نہ کرنا بھی خاوند بیوی کے تعلقات میں دراڑیں ڈالتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ بننے کا فیض اٹھانا ہے تو عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہوں گے اور اعلیٰ اخلاق کا بھی مظاہرہ کرنا ہوگا۔ میرے بندوں کے بھی حق ادا کرنے ہوں گے جس کا اسوہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں قائم فرمایا اور جس کی نصائح آپؐ نے ہمیں فرمائیں۔ اور جب ہماری یہ حالت ہو گی تو ہم ان لوگوں میں شمار ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود نے اس مضمون کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تو قریب ہوں، تم دُور ہو۔ پس اپنے اعمال درست کرتے ہوئے میرے قریب آؤ تو مجھے اپنے قریب پاؤ گے''۔ یہ دو طرفہ معاملہ ہے اور اس میں بھی پہل بہرحال بندے نے ہی کرنی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس اصل کو سمجھنے والے ہوں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے اپنے گناہوں سے بچنے کے لئے دعائیں مانگنے والے ہوں تا کہ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے بننے والے کہلا سکیں۔

رمضان کے دنوں میں ایک یہ دعا بھی کریں، جماعت اسے پہلے بھی کر رہی ہے، یاد دہانی کرواتا ہوں کہ پاکستان کے بارہ میں خاص طور پر دعا کریں۔ پاکستان کے احمدیوں کے بارے میں خاص طور پر دعا کریں۔ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ دشمن کے تمام منصوبے خاک میں ملائے۔ جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اپنی خارق عادت قدرت کا جلوہ دکھائے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو شَرُّ النَّاس ہیں ان کا خاتمہ فرمائے۔ پاکستان کی جو حالت ہے یہ لوگ جو وہاں کے ارباب حل وعقد ہیں، جو لیڈر شپ ہے سمجھ نہیں رہے کہ کس طرف جا رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور (۔) احمدیت کی ترقی ہمیں پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم مصلح الدین خادم صاحب بنگالی چٹا گانگ بنگلہ دیش مورخہ 8 ستمبر 2010ء کو بعمر 82 سال وفات پا گئے۔ آپ کی صحت بہت اچھی تھی تاہم کچھ عرصہ سے ان کو شوگر کی تکلیف ہوگئی تھی اور 7-8 ماہ ہوئے ان کو خاصی کمزوری ہو جانے پر میڈیکل چیک اپ سے ان کے گردے میں ٹیومر تشخیص ہوا۔ جس کے لئے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا جو کہ کلکتہ میں ہونا تھا۔ اس کے لئے انتظامات بھی ہو گئے تھے لیکن عمر کی زیادتی اور غیر معمولی کمزوری کی بناء پر آپریشن کروانا مناسب نہ سمجھا گیا اور چٹا گانگ میں ہی ادویہ سے علاج ہوتا رہا۔ جو بظاہر کامیاب تھا مگر کمزوری بے حد ہوگئی تھی۔ بالآخر خدائی تقدیر غالب آئی اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ مورخہ 9 ستمبر 2010ء کو مکرم عبدالمتین صاحب مربی سلسلہ چٹا گانگ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جماعت احمدیہ کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے کے سوا باقی سب شادی شدہ ہیں۔ مکرم ڈاکٹر مجاہد الدین صاحب ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کے ایک اور چھوٹے بھائی مکرم صلاح الدین صاحب اولڈ سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام سکول ربوہ، 1971ء میں چٹا گانگ میں شہید ہو گئے تھے۔ مکرم مصلح الدین بنگالی صاحب کو ان کے والدین نے صرف ساڑھے چار سال کی عمر میں حصول تعلیم اور اعلیٰ تربیت کیلئے قادیان بھیج دیا تھا۔ آپ بورڈنگ تحریک جدید میں رہے۔ اس وقت خاکسار کے والد حضرت صوفی غلام محمد صاحب بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ برادرم مصلح الدین خادم صاحب نے ان کی ذاتی شفقت کے ساتھ تعلیم و تربیت حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج قادیان اور پاکستان بننے پر لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ آپ بہت اچھے تیراک تھے اور سکول کے وقت میں ہی سوئمنگ میں پنجاب کے چیمپئن کا اعزاز پایا۔ آپ اتھلیٹکس اور فٹ بال کے بھی بہترین کھلاڑی تھے نہایت پھرتیلے اور Dodging کے ایکسپرٹ تھے۔

پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے (اردو) کرنے کے بعد آپ مشرقی پاکستان چلے گئے جہاں سے انہوں نے ایم اے انگریزی کیا اور اسلامیہ کالج چٹا گانگ کے لمبا عرصہ پرنسپل رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سہ سالہ وقف کرتے ہوئے اوسکورو غانا میں مجلس نصرت جہاں کے سیکنڈری سکول میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ بچوں کی تعلیم القرآن کلاس لیتے رہے اور بطور نائب امیر جماعت چٹا گانگ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک علمی شخصیت کے مالک تھے۔ ایک پبلشر کی درخواست پر بچوں کیلئے کئی انگریزی کتب لکھیں جو شائع ہوئیں۔ اسی طرح کئی جماعتی کتب کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا اور پھر بعض شائع بھی کروائیں۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار منکسر المزاج، درویش صفت، ملنسار اور ہر دلعزیز تھے اور ان کا خلافت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور فدائیت کا تعلق تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت و رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنے قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسارہ کی والدہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام رسول صاحب دارالنصر وسطی ربوہ معدہ کی خرابی اور شوگر کی وجہ سے کافی بیمار ہیں اور کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جچہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور ضلع راولپنڈی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت شیخ محمد حسین صاحب مرادآبادی یکے از 313

حضرت مسیح موعود کی کتب کی کتابت کی سعادت جن احباب کو نصیب ہوئی ہے ان میں ایک نام حضرت شیخ محمد حسین صاحب مرادآبادی کا بھی ہے۔ حضرت شیخ صاحب اترپردیش بھارت کے شہر مرادآباد سے تعلق رکھتے تھے اور خوش نویس تھے اور اپنے کام کے سلسلے میں امرتسر میں آگئے تھے جہاں حضرت اقدس کی تصنیف لطیف براہین احمدیہ کی طباعت ہوئی اور براہین احمدیہ حصہ چہارم کا سرورق لکھنے کا موقع آپ کو ملا اور یہیں سے حضرت اقدس کے ساتھ عقیدت و اخلاص کا سفر شروع ہوا جو آخر تک جاری رہا۔ حضور کے دعویٰ بیعت پر فوراً لبیک کہنے والوں میں سے ہوئے چنانچہ آپ نے یوم تاسیس جماعت احمدیہ مورخہ 23 مارچ 1889ء کو دارالبیعت لدھیانہ میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی، آپ بیعت کرنے والے ابتدائی دس احباب میں سے تھے۔

1890ء میں جب حضور نے اپنی کتاب ''فتح اسلام'' تصنیف فرمائی تو اس کی کتابت حضرت شیخ صاحب نے کی، ان دنوں آپ حضرت شیخ نور احمد صاحب امرتسری (بیعت 1892ء - وفات 8 جون 1928ء) کے مطبع میں کام کرتے تھے چنانچہ حضرت شیخ نور احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

''....حضرت صاحب نے مجھے تحریر فرمایا کہ ایک کاتب ہمارے پاس قادیان بھیج دیں ایک چھوٹا سا رسالہ لکھوانا ہے ان دنوں شیخ محمد حسین صاحب موصوف مرحوم ہی میرے پاس تھے اور وہ خود بھی قادیان جانے کا ارادہ کر رہے تھے مَیں نے ان کو بھیج دیا، حضرت نے ان سے ایک رسالہ ''فتح اسلام'' لکھوایا جس میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا دعوے .... تھا۔ شیخ صاحب مرحوم کاپیاں لے کر میرے پاس امرتسر واپس آئے اور کہا کہ حضرت نے اس کو چھاپنے کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے....''

(رسالہ نور احمد صفحہ 8 از حضرت شیخ نور احمد صاحب امرتسری)

کتاب فتح اسلام میں حضور نے اپنے ذکر کردہ احباب میں آپ کا تذکرہ بھی شامل فرمایا ہے، حضور فرماتے ہیں:۔

اس جگہ میں اپنے چند اور دلی دوستوں کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو اس الٰہی سلسلہ میں داخل اور میرے ساتھ سرگرمی سے دلی محبت رکھتے ہیں۔ ازانجملہ اخویم شیخ محمد حسین مرادآبادی ہیں جو اس وقت مرادآباد سے قادیان میں آکر اس مضمون کی کاپی محض للہ لکھ رہے ہیں۔ شیخ صاحب ممدوح کا صاف سینہ مجھے ایسا نظر آتا ہے جیسا آئینہ، وہ مجھ سے محض للہ غایت درجہ کا خلوص ومحبت رکھتے ہیں اُن کا دل حُبِّ للہ سے پُر ہے اور نہایت عجیب مادہ کے آدمی ہیں، مَیں اُنھیں مرادآباد کے لئے ایک شمع منوّر سمجھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ محبت اور اخلاص کی روشنی جو اُن میں ہے وہ کسی دن دوسروں میں بھی سرایت کرے گی۔ شیخ صاحب اگرچہ قلیل البضاعت ہیں مگر دل کے سخی اور منشرح الصدر ہیں ہر طرح سے اس عاجز کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں اور محبت سے بھرا ہوا اعتقاد اُن کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے۔''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 38-35)

حضرت اقدس کی پاکیزہ صحبت سے فیض پانے کے لیے آپ قادیان خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے، ایک جگہ اخبار الحکم لکھتا ہے:

''جدید مہمانوں میں سے.... منشی سردار خان صاحب اور دیگر احباب کپورتھلہ اور منشی محمد حسین صاحب مرادآبادی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، آپ کئی روز سے آئے ہوئے ہیں اور کئی دنوں تک فیض صحبت سے حصہ لینے کے آرزومند۔ اللہ تعالیٰ دیگر احباب کو بھی ایسی توفیق دے آمین۔''

(الحکم 31 مئی 1905ء صفحہ 1)

آپ نے 28 ستمبر 1909ء کو وفات پائی۔

(بدر 14 اکتوبر 1909ء صفحہ 2 کالم 3)

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 25ML پلاسٹک شواب Rs 25/= 10ML گلاس شواب Rs 20/= 30/200/1000
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

☆ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدر کے خلاف سوئس کیسز نہیں کھول سکتے، سپریم کورٹ کو آئین میں ترمیم کا کوئی اختیار نہیں پارلیمنٹ آئین کا پوری طرح دفاع کرے گی۔

☆ وزیراعلیٰ پنجاب نے وزیراعظم گیلانی کو ٹیلی فون پر مشورہ دیا ہے کہ وہ عدلیہ کے ساتھ محاذ آرائی کرنے سے اجتناب کریں۔

☆ وزیراعظم کے مشیر لطیف کھوسہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے ججوں کی مدت ملازمت میں توسیع کر کے نظریہ ضرورت کا استعمال کیا ہے۔

☆ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کارکنوں کے نام خط لکھا ہے کہ طاقتور قوتوں سے میری جان کو خطرہ ہے۔

☆ ڈاکٹر عافیہ کے مقدمے کا 111 صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا گیا ہے جس میں مقدمے کے تمام محرکات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

☆ کل جماعتی حریت کانفرنس سمیت کشمیری قیادت نے مقبوضہ کشمیر کیلئے بھارت کا آٹھ نکاتی پیکج مسترد کر دیا ہے۔

☆ شمالی وزیرستان کے ضلع میرانشاہ میں امریکی جاسوسی طیارے کے دو میزائل حملے میں 9 افراد ہلاک ہو گئے۔

☆ وزیراعظم نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ رحمن ملک سمیت تمام این آر او زدہ وزراء مستعفی ہو جائیں۔

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم غلام احمد صاحب کو مورخہ 24 ستمبر 2010ء کو موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے جلد و کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:00

بال اگیں دوبارہ۔ صحت مند توانا، بال گرنا بند
Sam Son ہیئر آئل
مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا نسخہ
تیار کردہ: محبوب احمد راجیکی
خان جنرل سٹور اقصیٰ چوک
دستیاب: نیو الکیمسٹ گولبازار ربوہ

السٹیرز اب اور بھی سٹائلش ویڈ ٹینگ کے ساتھ
پیچ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوک 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:citipolypack@hotmail.com

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Visit Visa
Canada, USA بیرونی ممالک
Australia, UK & Europe
جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35164619/ 0302-8411770.

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہاؤز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سیٹھی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
0300-9401543: میاں ریاض احمد
0300-9401542 میاں عدنان عباس
042-6170513,042-7963207,7963531

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

MBBS / BDS & Engg. in China.
Southeast University
Affiliated with W.H.O, Govt. Of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
- North China Electric & Power University
- Dalian Medical University
- Shangdong University of Science & Technology
- South China University of Technology
- Nanjing University of Aeronautics & Astronautics
- Zhejiang University of Science & Technology
- Huazhong University of Science & Technology
Meet the official representative of the university & get your admission for October 10.
- A-Level & FSc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats
- English Medium
- No Bank Statement, No IELTS or TOEFL
- Pay fee upon arrival to the University in installments
- Excellent environment for female Students
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
0302-8411770 / 042-35162310
www.educationconcern.com

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جو دھال بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جو دھال بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614

ربوہ میں پہلی بار
شادی، بیاہ و نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
رابطہ: 0300-2092879,0321-2063532:
0333-3532902

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V پلازمہ T.V، LCd مائیکروویو اوون
A/C سروس کی سہولت موجود ہے
گیزر، الیکٹرک واٹر کولر، نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔
1-KVA سے 5 KVA جنریٹر
جنریٹر اور اس سے بڑے تمام سائز جنریٹر پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہے
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز مینیجر PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد ظہیر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24- نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516